مسلم و غیر مسلم کی میت پہچان نہ ہو تو نماز جنازہ کس طرح پڑھیں؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ میں ایک ادارے میں ملازم ہوں، بعض اوقات میری ڈیوٹی بلوچستان وغیرہ ایسی جگہوں پر ہوتی ہے کہ جہاں مسلمان اور غیر مسلم ایک ساتھ رہ رہے ہوتے ہیں، بعض اوقات بم دھماکے ہوتے ہیں. جس میں اتنا تو معلوم ہوتا ہے کہ اس میں کچھ ایسے لوگوں کا بھی ضرور انتقال ہوا ہوگا جو غیر مسلم ہیں مگر یہ معلوم نہیں ہوتا کہ کون سی میت مسلمان ہے اور کون سی غیر مسلم، اس لئے ہمیں سب کے ساتھ ہی ایک جیسا برتاؤ کرتے ہوئے نماز جنازہ پڑھنی ہوتی ہے، ایسی صورت میں ہمارے لئے کیا شرعی رہنمائی ہے؟

جواب

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں اگر ختنے وغیرہ کسی علامت کے ذریعے سے مسلمان کی شناخت ہو سکتی ہو، تو مسلم میّتوں کو الگ کرکے انہیں سنت کے مطابق غسل و کفن دیا جائے اور نماز جنازہ پڑھی جائے، اگر مسلم و غیر مسلم کی شناخت نہ ہو سکتی ہو، تو پھر چاہے مسلم میتیں غالب ہوں یا دونوں طرف برابر ہوں یا مسلم میتیں کم ہوں، تینوں صورتوں میں غسل سب کو دیں اور نماز جنازہ میں نیت صرف مسلمان میت کی نماز جنازہ ادا کرنے کی کریں گے۔

حلبۃ المجلی اور ردالمحتار میں اسی حلبہ کے حوالے سے ہے: "واللفظ للحلبہ "لو اختلط موتی المسلمین بموتی الکفار فان کان بالمسلمین علامۃ یتمیزون بھا، فلا اشکال فی اجراء احکام المسلمین علیھم من الغسل والتکفین والصلاۃ والدفن فی مقابر المسلمین وان لم یکن لھم علامۃ والمسلمون کثیر، غسلوا و کفنوا ودفنوا فی مقابر المسلمین بعد الصلاۃ علیھم، وینوی بالدعاء المسلمین" ترجمہ: اگر مسلمان میتیں، غیر مسلم میتوں کے ساتھ مختلط ہوگئیں، تو اگر مسلمان میتوں کو کسی علامت کے ذریعے جدا کیا جا سکتا ہو تب تو غسل، کفن، نماز، مسلمانوں کے قبرستان میں دفن وغیرہ کے احکام جاری کرنے میں کوئی اشکال ہی نہیں ہے۔ اگر کوئی علامت نہ ہو تو مسلمان میتوں کے غالب

ہونے کی صورت میں انہیں غسل و کفن بھی دیا جائے گا اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفن بھی کیا جائے گا، اور نماز میں مسلمان میتوں کی دعا کی نیت کریں گے۔ (حلبۃ المجلی جلد 2، صفحہ 620، مطبوعہ بیروت)

مزید اسی میں غیر مسلم میتوں کے غلبے اور مساوی ہونے کی صورتوں کے بارے میں فرمایا: ”ینبغی ان یصلی علیھم فی الحالۃ الثانیۃ ایضا، وقد قال بھا علی ھذا الوجہ من النیۃ الائمۃ الثلاثۃ فی ھذہ الاحوال الثلاث وھو أوجہ، لأن فیہ قضاء حق المسلمین من غیر ارتکاب منھی عنہ فیتعین، لأنہ حیث کان المنوی بالصلاۃ ھم المسلمون، و کان الدعاء فیھا انما ھو لھم لا غیر، لم یکن مصلیا علی الکفار فی ضمن صلاتہ علی المسلمین“ ترجمہ: دوسری صورت (یعنی جب غیر مسلم میتیں غالب ہوں) میں بھی نماز جنازہ پڑھنی چاہیے، ائمہ ثلاثہ نے تینوں احوال (یعنی مسلم میتیں غالب ہوں یا برابر ہوں یا کم ہوں) میں اسی نیت (یعنی صرف مسلمان میت کیلئے دعا کرنے کی نیت) کے ساتھ نماز جنازہ پڑھنے کا فرمایا ہے اور یہ زیادہ بہتر بھی ہے کیونکہ اس میں کسی ناجائز کام کا ارتکاب کئے بغیر مسلمانوں کے حق کی ادائیگی ہے، لہذا یہی صورت متعین ہوگی، اس لئے کہ جب نماز میں نیت مسلمان میت کی ہے اور دعا بھی انہیں مسلمان میت کیلئے ہی ہوگی، ان کے علاوہ کیلئے نہیں ہوگی تو مسلمانوں پر نماز جنازہ پڑھنے کے ضمن میں اسے کفار پر نماز جنازہ کا پڑھنا نہیں کہیں گے۔ (حلبۃ المجلی جلد 2، صفحہ 621، مطبوعہ بیروت)

بہار شریعت میں ہے: ”مسلمان مردے کافر مردوں میں مل گئے تو اگر ختنہ وغیرہ کسی علامت سے شناخت کر سکیں تو مسلمانوں کو جدا کرکے غسل و کفن دیں اور نماز پڑھیں اور امتیاز نہ ہوتا ہو تو غسل دیں اور نماز میں خاص مسلمانوں کے لیے دُعا کی نیت کریں اور ان میں اگر مسلمان کی تعداد زیادہ ہو تو مسلمانوں کے مقبرہ میں دفن کریں ورنہ علیحدہ۔“ (بہار شریعت جلد 1، حصہ 4، صفحہ 815، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: ابو محمد محمد فراز عطاری مدنی

مصدق: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: OKR-0038

تاریخ اجراء: 02 صفر المظفر 1447ھ/28 جون 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net